رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۹

سالانہ قیمت تین روپیہ [illegible]

نورافشاں

[illegible]

[illegible]

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵	ہفتہ وار۔ بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۰ اکتوبر [illegible]	نمبر ۴۰

غزل

[illegible]

غزل

[illegible]

غزل

[illegible]

بڑھتا ہی جا ابر رحمت تیرے مسیحا ہر نونہال تیرا
نہ جنگل ان میں ہو تو کو پرچین رنگ ہو دکھا کے جوبن
نہیں جو اہل جہان مجھ سے لے سبھی سب حال تیرا
دعا ہو مجھ کو حسرت جان کی اہل کا جب میں ہوں نشانہ
ہو تیرے قدموں پہ سو کا ہو جی کے دل میں خیال تیرا

بھرتپور میں عیسائیوں کی پہلی بستی

نور افشاں کے سرپرست یہ سنکر خوش ہونگے کہ بھرتپور میں عیسائیوں کی پہلی بستی قائم ہو گئی ہے۔ نور افشاں کے کالم پڑھنے والے قابل مبارکباد ہیں کہ ان کی کوشش رائیگاں نہ گئی۔ اس دو تین سال اخبار کے کالموں کے وسیلے نیاز مند نے پہلے پہل پنجاب کے عیسائیوں سے استدعا کی تھی کہ اگر وہ اپنی مالی حالت سدھارنے اور اپنے پاؤں کے بل کھڑے ہونے کے دل وجان سے خواہاں ہیں۔ تو وہ آ کر بھرتپور کی فیاضی سے مستفید ہونے میں خدا کی تائید کریں۔ میری اپیل کے جواب میں سینکڑوں خطوط عیسائیوں نے پنجاب کے مختلف حصوں سے بھیجے کہ میں جن کے جداگانہ جوابات دیتے دیتے میں حیران ہو گیا۔ مگر میں نے اس امید سے یہ زحمت بھی گوارا کرلی کہ کسی عیسائی کا بھلا ہو جائے تو میری سر دردی اور محنت ٹھکانے لگیگی۔ بہتوں نے تو ایسی چپ سادھ لی کہ میرے یاد دہانی کے خطوط کا مطلق جواب نہ دیا۔ مگر بعض خدا کے بندے صدق دل سے زمین لینے کے طلبگار تھے۔ بعض عیسائی منٹگمری سے یہاں آئے اور زمین کے مختلف ٹکڑے دیکھے ان کے ساتھ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے نہایت فیاضی کا سلوک روا رکھا۔ جولائی کے تیسرے ہفتے شانتی نگر اور جالندھر کے دس پندرہ آدمی پوری تیاری کے ساتھ آئے۔ پندرہ دن تک صبر واستقلال سے بیٹھے رہے کیونکہ سپرنٹنڈنٹ صاحب شملہ میں تھے اور میں اپنے مخمصوں میں الجھا ہوا تھا۔ آخرکار اگست کو ان آدمیوں کے ساتھ فیصلہ کیا گیا۔ دیو... سٹیشن کے پاس بنجر قدیم کا ٹکڑا تھا۔ انہیں دو سال تک مالگزاری معاف ہے۔ تیسرے سال ... دینا ہوگی۔

حصہ اور چوتھا سال نصف اور پانچویں سال پورا لگان ادا کرنا پڑیگا۔ پانچ بیگھے قبرستان کو اور بیس بیگھے آبادی کے لئے مفت جگہ دی گئی ہے۔ انہیں اول وہیں یعنی قابل شہر گاؤں بسانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ بستی کے باہر ایک شاندار دروازہ ہوگا کہ جسکی تعمیر کا خرچ دربار سے ادا ہوگا۔ صدر اعظم بہادر، مہاراجہ بہادر اور دیگر حکام اس سکیم میں عملی دلچسپی ظاہر کر رہے ہیں۔ اور عیسائی آبادکاروں کی ہر طرح سے دلجوئی اور حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ ان آدمیوں نے چنے کرائے ہیں۔ انہوں نے گھاس فروخت کرکے ساڑھے تین سو روپے وصول کر لئے ہیں۔ لکڑی کٹنے پر اس سے بھی زیادہ دام پیدا ہو جائینگے۔ امید کی جاتی ہے کہ ایک مرتبہ کی لکڑی سے اس کے نذرانہ کی رقم وصول ہو جائیگی۔ سرپرست سو روپیہ نذرانہ بطور پیشگی دیا گیا ہے۔ باقی تین سو روپیہ کی تین قسطیں قرار پائی ہیں کہ جو ہر سال جون میں ادا کرنا پڑینگی۔ بارشوں کا بہت زور رہا ہے۔ اس وجہ سے بہت کام نہیں ہوا۔ مگر عنقریب ہی کام شروع ہو جائیگا۔ شہر کی قربت کے سبب سے سبزی۔ ترکاری۔ دودھ۔ بھینس وغیرہ گھاس فروخت کرکے عیسائی معقول روپیہ پیدا کر سکتے ہیں۔ اس رقبہ کے پاس ابھی سو مربع اور پڑے ہیں۔ جو عیسائی زمین لینے کے خواہشمند ہوں وہ اس کے حاصل کرنے میں ہرگز دیر نہ کریں۔ بیج کی تیاری کا وقت آگیا ہے۔ اگست کے دوسرے ہفتے میں جبکہ میں اپنے وطن کو واپس چلا گیا تھا۔ شانتی نگر سے تیس کے قریب عیسائی آئے تھے۔ دو چار روز ٹھہر کر چلے گئے۔ واپس آنے پر ان کی باتیں سنکر حیران ہوا۔ شانتی نگر مکتی فوج کا گاؤں خانیوال (ملتان) کے قریب ہے۔ وہاں یہ لوگ مزارعے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے کیونکہ تیس سال تک قسطیں ادا کرنے کے بعد ہی ملکیت مل سکتی ہے اور اب مکتی فوج کے مقامی افسروں کے سلوک کی نسبت انہیں سخت شکایت پیدا ہو گئی ہے تاہم یہاں آکر نادانوں کی سی باتیں کرتے رہے اور چند روز تک سیر کرکے لوٹ گئے۔ دراصل ان کا مقصد یہاں مربع لینے جانا تھا۔ اس قسم کے اور بھی نو اور کم عمری کے ساتھ عیسائیوں کو بھرتپور میں آنا چاہئے۔ فضول بات میں روپیہ صرف کرنے سے پرہیز کرکے وقتوں کے لئے جمع رکھیں۔ جو عیسائی مستقل سے زمین لینے کے خواہاں ہوں وہ سیدھے بھرتپور چلے آئیں۔ اپنے پاس روپیہ اور دیگر اسباب جو کاشتکاری کے کام کے ہوں لیتے آئیں۔ زمین دیکھیں۔ اگر پسند ہو تو پٹہ حاصل کریں۔ ورنہ گھر کو واپس سدھار جائیں۔ اسٹیشن کے پاس ڈاک بنگلہ ہے۔ وہاں دو روپے روزانہ کرایہ ہے۔ اس کے پاس ہی دھرمشالہ ہے۔ وہاں کرایہ کچھ نہیں ہے۔ عیسائی اسی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ آپ وہاں ٹھہر سکتے ہیں۔

الراقم (دستخط) جے۔ آر۔ [illegible]
سپرنٹنڈنٹ زمینداری ریاست بھرتپور

لائل پور چرچ پلپٹ

وہاں اُنہوں نے اُس کو ... صلیب دی

(یوحنا ۱۹: ۱۸)

یوحنا رسول نے افسس میں یہ انجیل لکھی تھی۔ اور اگرچہ یہ انجیل نئے عہد نامہ کی ساری کتابوں سے آخر میں لکھی گئی۔ صلیب کا یہ بیان یوحنا کی قلم سے تازہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ اس سارے واقعہ کا نقش اس پر ایسا بیٹھ گیا تھا کہ اس کے لئے ہر وقت تازہ ہی معلوم ہوتا ہے وہ مسیح کو اپنی جسمانی آنکھوں سے صلیب کو اٹھائے ہوئے ... پہاڑی پر مرنے کے لئے جدوجہد کرتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔ نہ صرف یہ واقعہ یوحنا رسول کے لئے ایک غیر معمولی ہونے کی وجہ سے یاد رکھنے کا باعث ہوا۔ بلکہ یوحنا رسول بڑی سادہ سے سیدھے الفاظ کے ساتھ اس میں وہ معانی دیکھتا تھا جو ایک عام تواریخ دان اس میں ہرگز نہیں دیکھ سکتا۔ اس لئے آج میرا مقصد یہ ہے کہ میں آپ کے سامنے دکھلاؤں کہ مسیح کی صلیب پر مرنا آپ کے لئے کیا معنی رکھتی ہے۔

دیکھو صفحہ

نور افشاں

مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۲۶ء

مسیحی شعرائے ہند کی خدمت میں التماس

ہم مسیحی شعرا کی خدمت میں پیشتر گذارش کر چکے ہیں اور پھر کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے کلام کے ساتھ اگر ممکن ہو تو اپنی فوٹو کے ساتھ اپنی اپنی سوانحعمری جناب اڈیٹر صاحب رسالہ بدری کے پاس کہ جو اخبار میں شائع ہو چکا ہو جلد روانہ فرمائیں ہمیں قوی امید ہے کہ جناب شعرا اور قدردان صاحبان اور دیگر صاحب اس موقع سے فائدہ اٹھائینگے۔

مزید گذارش ہے کہ حضرت منت جو پیشرو مسیحی شعرا میں متقدم ہیں از راہ مہربانی پادری حسن علی سفیر مرحوم کے حالات اپنے حالات کے ہمراہ تحریر فرما کر جلد روانہ فرمائیں کیونکہ ہمیں خیال ہے کہ آپ جناب حسن علی سفیر کے حالات و کلام سے ضرور واقف و آگاہ ہونگے۔

اس کے سوا ہم مولنا مولوی حشمت اللہ صاحب حشمت سے خاص طور سے التماس کرتے ہیں کہ اپنے کلام و حالات کے ساتھ مرحوم مولنا نصیر الدین صاحب نصیر کے کلام و حالات پر کچھ تحریر فرما کر ہمارے پاس روانہ فرمائیں لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی التماس کرتے ہیں کہ اگر کسی صاحب کو جناب منت اور مولوی حشمت اللہ صاحب کے سوا پادری حسن علی سفیر اور مولوی نصیر الدین کے حالات و کلام کا کچھ علم ہو تو اگر وہ صاحبان بھی انہیں تحریر فرما کر ہمارے پاس روانہ فرمائیں تو ہمارے نزدیک وہ صاحبان بھی کچھ کم شکر گذاری کے مستحق نہ ہونگے۔ ہمیں حضرت منت اور مولنا حشمت اللہ صاحب سے زیادہ امید ہے کہ وہ ہماری التماس پر ضرور غور فرمائینگے۔

نمبر ہذا کے مضامین پر ایک نظر

نمبر ہذا کے مضامین گو ہمارے گذشتہ نمبروں سے بھی زیادہ تر بجا ہیں تو بھی مضامین بالکل تازہ اور دلچسپ ہیں۔ جن قابل قدر حضرات کا تشکر ہے جن سے اخبار کی زیب و زینت بنایا گیا ہے وہ ناظرین نور افشاں سے کسی کے تعارف کرانے کے محتاج نہیں ہیں۔ ان کے نام نامی اور اسمائے گرامی سے ہر ایک ناظر اخبار واقف و آگاہ ہے۔ ان کے کلام کو پڑھئے۔ سمجھئے۔ حظ کیجئے۔ اور عملاً اٹھائیے۔

مسٹر ... کے مضمون پر غور کرو۔ اگر حصول ... کا شوق ہے تو آپ کی پیش کردہ تجاویز پر عمل پیرا ہو کر دیکھ لیں۔ اگر مفید مطلب ہیں تو ان پر کاربند ہونا منفعت سمجھیں ورنہ پرواہ مت کرو۔ ہر ایک بات کو آزماؤ اور بہتر کو اختیار کرو۔

پادری ... چند صاحب کا مضمون "سنگ صلیب" نہایت سنجیدہ اور عاشقان مسیح کے لئے سخت رنج دہ اور الم خیز ہے۔ ایسے سنجیدہ مضامین کا صرف پڑھ لینا ہی کافی نہیں ہو سکتا۔ ان پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ تنہائی میں غور و فکر کی ضرورت ہے۔ ہمیں کچھ وہ سمجھ خدا نے مسیح کو صلیبی دکھوں کی حالت میں اپنے دھیان میں رکھنا ضروری ہے۔ اس کے صلیبی دکھوں کے احساس میں دم لیکر دیکھنا لازمی ہے۔ اسکی صلیبی دردوں کی آگ میں جلکر دیکھنا ضروری ہے تاکہ ہمیں اسکی صلیبی موت کا اثر محسوس ہو اور ہم معلوم کر سکیں کہ حق اور صداقت اور خدا اور انسان کی محبت کی بقا اور حیات میں کیا کچھ کرنا لازم ہوتا ہے اور کہ ہم بھی مسیح میں خدا اور انسان کی محبت میں مر سکیں۔

علامہ پادری برکت اللہ صاحب کا مضمون پادری نوبل کی مسیحی خدمات اور تعلیمات کا عجیب و غریب نقشہ ہے۔ جو ہندوستان میں مسیحی خدمت کرنے والوں کے لئے اور مسیحیت کی تجدید کے طالب علموں کے لئے ایک ... طالب غور ہے ... بہترین ... ہیں

کہانی ہے۔ جیسے ہر ایک ذی علم انسان سے پڑھ کر شکریہ ادا کر سکتا ہے۔ اور اس بات کو خوب جان سکتا ہے کہ جب زمانہ سے پیشتر سے ملک ہند میں مسیحی خدمت گذاروں کی ندامت کا فخر پایا جاتا ہے۔ زمانہ حال کے مقررہ جنہیں مسیحیت کے پھیلانے کا ... ہیں۔

جناب مسٹر ... صاحب ... کا مضمون "حصول سوراجیہ" کا تہیہ ہے جو نہایت ہی پر معنی اور ضرورت زمانہ کے موافق ہے۔ آپ کا یہی کلام تھا کہ ہم وطنوں پر اس بات کو ظاہر فرما دیں کہ سوراجیہ کے اصول اور اسکی بنیاد مسیحیت میں ہے جب تک ہم وطن مسیحیت کے ان اصولوں کے پابند نہیں ہونگے جو مسیحیت میں پائے جاتے ہیں تب تک ہم وطنوں کے لئے سوراجیہ کا ملنا ... ہے اور اگر مل بھی جائے تو کسی صورت میں ان سے برکت نہ ہوگا۔ بلکہ اس کے موجب بربادی ہوگا۔ ہم بیان پر مسٹر ... کی ... اور حقیقت ... نہیں ہو سکتے پر اس قدر گذارش کرتے ہیں کہ آپ کا خیال سراسر حق اور صداقت پر مبنی ہے ... کہ وہ اس وقت کی آگاہی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور ہندوستان کے نفاق و فساد کا سدباب کرنے کے لئے مسیحیت کے اصولوں کے پابند ہو جائیں۔ مسیحیت ہی دراصل ہندوستانی مشکلات کی مشکلکشا ہے۔ اسے چھوڑ کر کسی اور مشکلکشا کی تلاش کرنا عبث و فضول ہے۔

تحقیق آریہ پر جناب ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ صاحب کا تحقیقی مضمون ناظرین کی نذر ہے۔ گو یہ مضمون کسی قدر طویل ہے پر نہایت مفید اور دلچسپ ہے۔ ہم جو ہند کی ۲۲ کروڑ ہندو آبادی میں بستے ہیں ہمیں اپنے ہندو آبادی کی تاریخ اور ان کے مذہب کے جاننے اور سمجھنے کی سخت ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نہایت خوبی اور فرض شناسی سے پورا کر رہے ہیں۔ تحقیق آریہ کے ناظرین ... کو ... ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب جیسا ... مضمون نے ... تاریخ ... ختم کر دکھانا ...

سے کہ آپ کا ریویو ایک نہایت بیش قیمت مضمون ہے۔ ہم صدق دل سے چاہتے ہیں کہ آپ کا ریویو کتابی صورت جلد اختیار کرے۔

مسیحیت کی تجدید

اور

تاریخ کلیسیای ہند کا ایک ورق

گذشتہ سے پیوستہ

جب ڈی نوبلی کی تبلیغی مساعی جلد بار ور ہونے لگیں تو مخالفت تین اطراف سے نمودار ہوئی۔ اول برہمن پنڈت اور پروہت اُسکی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ وہ اُس کی کامیابی پر حسد کرتے تھے۔ اور آخر کار ایک حاسد پنڈتوں کا سردار پولیس کا ایک دستہ لیکر مسیحیوں کو لوٹنے کے لئے آموجود ہوا۔ کشمکش شروع ہوئی اور ایک مسیحی جوان نے کہا کہ وہ اپنے مذہب کو سچا دکھانے کی خاطر اپنے بیٹے کو گرم گھی میں ڈال دیگا اور اس کا بچہ سلامت رہیگا۔ پنڈتوں نے لوگوں کو ڈی نوبلی کے خلاف بھڑکانے کے لئے کہا کہ وہ فرنگی ہے جو بتوں کو توڑنے کے لئے اُن کے درمیان آگیا ہے۔ بند دگرو رام ہو کے پاس اسکی شکایت کو گئے۔ اور کہا کہ ڈی نوبلی اپنے چیلوں کو کہتا ہے کہ اُنکو سر کھیر ماتھے پر نہ لگاؤ اور جنیو اور سکوندہ کی پرواہ نہ کرو۔ سکوندہ کے مندر کے پجاری ایک مجلس میں جمع ہوئے اور یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ ڈی نوبلی ان کے شہر میں ہے لہذا مینہ نہیں برستا۔ بالآخر سب نے متفق ہو کر نوبلی کے اوپر الزام لگائے (۱) وہ دہریہ ہے (۲) وہ چند دیوتاؤں کی تحقیر کرتا ہے اور تردور اکا قائل نہیں ہے (۳) وہ کہتا ہے کہ سکوندہ جو جوانوں کا ہے کوئی شے نہیں (۴) وہ گنگ کی پوجا کو مردود قرار دیتا ہے (۵) اس نے بت سے چھلے جاتے ہیں جن کے باعث مینہ برسا ہو چکا (۶) وہ ایک مسلمان ہے جو پہلے یہاں سیاہ لباس میں دیگر اونے لوگوں کی طرح آیا تھا اور اب اپنے آپ کو راجہ کہتا ہے اور جوگیا کپڑے پہنتا ہے۔ اور برہمن ظاہر رکھتا ہے۔ اُس نے بڑی جرات سے سر کے بڑی بال

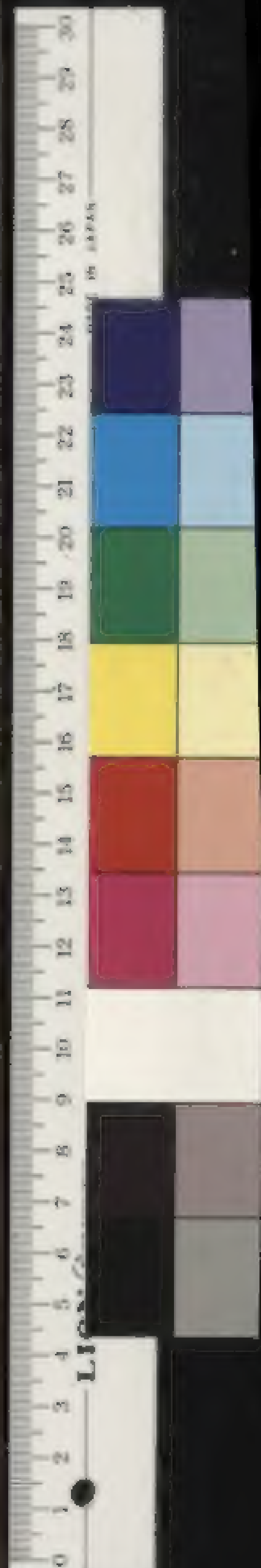
کے شاستروں کو پڑھ لیا ہے۔

ڈی نوبلی سے وہ بحث میں ہمیشہ شکست کھاتے تھے ایکسو بیچ پنڈت اس کے پاس آئے اور انہوں نے اس کے ساتھ منطق۔ فلسفہ۔ علت و معلول۔ دوبارہ جنم کی زندگی اور خدا اور اُسکی صفات کی نسبت بحث کی۔ وہ اس کی لیاقت کے قائل ہو گئے اور انہوں نے جا کر لوگوں سے کہا کہ

ڈی نوبلی نہ دہریہ ہے اور نہ ہی فرنگی بلکہ ایک سچا سنیاسی اور عالم اور اُن کے دیوتا کا اوتار ہے۔ اور جو کوئی اس کے خلاف کچھ کہیگا اس کو سزا ملیگی۔ پنڈتوں کے سرداروں نے بھی کہا کہ وہ دیوتاؤں کی نسبت سچ کہتا ہے۔ لیکن اسکو ایسی باتیں کہنی مناسب نہیں۔ تس پر بھی بعض برہمن پنڈت اس کی مخالفت پر تلے رہے اور انہوں نے اس کے برہمن خدام کو یہ دھمکی دی کہ وہ ان کو پکڑ کر ان کی پٹیاں کاٹ ڈالینگے اور ان کے جنیو چھین لینگے اور ان کی آنکھیں نکال دینگے۔ اس پر اس کے تمام خادم بھاگ گئے۔ پادری فرنینڈز نے اسکو بھی بھاگ جانے کی صلاح دی کیونکہ اس کو معلوم ہوا تھا کہ جنتوں نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ اُس کا جنیو اور جوگیا جوڑہ چھین کر اس کو سیاہ جوڑہ پہنا دینگے۔ لیکن اُسکی ضمیر نے اسکو وہاں سے جانے کی اجازت نہ دی۔ اس نے پکس کو ریڈکٹی کے پاس بھیجا جس نے اور خدام بھیجے اور پنڈتوں کو درست کرنے کا وعدہ کیا۔ جنوری ۱۶۱۱ء میں ڈی نوبلی نے لکھا کہ جنتوں کا طوفان بدتمیزی تو ختم ہو گیا ہے۔ لیکن پنڈتوں کا سردار اور کچھ کرنے کو ہے۔ فروری میں دو پنڈت اس کے پاس آئے اور اس کے ساتھ بحث کرتے وقت بیس پنڈتوں کے سامنے اُسکی بے عزتی کر گئے اور بعد میں سو پنڈتوں کی مجلس میں اس پر الزام لگانے لگے۔ اُس کے برہمن منشی نے اُسکی وکالت کی اور مجلس نے اُسکو تمام الزامات سے بری کر دیا۔ اور تروکنتی نے بھی کہا کہ اگر پنڈت اس کے پاس پھر آئے تو وہ انکو بارہ تکبیر کر دیگا۔ اس منشی نے مسیحیت کی طرف

دنیا تیاگ دیا جینیو بدل کر اور اسکی جگہ مسیحی جنیو ڈالکر ظاہر ہو گیا تھا۔ اس نے پوشیدہ ڈی نوبلی کے لئے ویدوں کی نقل بھی کی تھی۔

ڈی نوبلی کی مسیحی جماعت دن بدن ترقی کر گئی اور اگرچہ ان کا گرجا ایک دفعہ پہلے بھی بڑھایا گیا تھا تو بھی اب وہ روز افزوں جماعت کے لئے تنگ ہو گیا۔ سید کٹی نے نیا گرجا تعمیر کرنے کے لئے زمین عطا کی۔ یہ خبر تمام شہر میں پھیل گئی اور برہمنوں نے ایک طوفان برپا کیا۔ تمام برہمن متفق ہو کر سکوندہ کے مندر کے پجاری کے پاس گئے اور رنگ آمیزی کر کے اسکو کہا کہ مسیحیوں کی تعداد بے شمار ہو گئی ہے۔ وہ یہ سنکر بڑا طیش میں آیا اور اُس نے کہا کہ جو زمین گرجا کے لئے دی گئی ہے وہ مندر کی وقف شدہ جائداد ہے۔ اُس نے ڈی نوبلی پر فرنگی ہونے کا الزام بھی لگایا۔ درخواست اور عذر کے ساتھ ۳ و ۴ بعض گروہ دیگر ڈی نوبلی کے پاس آیا اور اُسکو سلام کئے بغیر دھمکیاں دیکر اور ایک طوفان برپا کر کے چلا گیا۔ ڈی نوبلی نے ایلیکس کو پیغام دیکر بھیجا کہ اگر وہ یہ ثابت کر دے کہ میں فرنگی ہوں تو میری آنکھیں پھوڑ دی جائیں۔ لیکن اگر وہ یہ ثابت نہ کر سکے تو اسکی آنکھیں نکال دی جائیں۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ میں وہ زمین جسکو بتوں کی موجودگی نے ناپاک کیا ہو ہرگز مفت نہ لونگا اور اُسکی قیمت ادا کر دی۔ قیمت پا کر پجاری خوش ہو گیا اور دوستی کا وعدہ کیا اور کہا جب میں تمہاری طرف داری ہوں تو پھر تمہارا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے۔ اور ۱۶۱۰ء میں نیا گرجا تیار ہو گیا جس میں بڑی دھوم دھام سے رسوم ادا ہوتی تھیں۔ جماعت کی تعداد روز بروز اتنی بڑھ گئی کہ اُس نے سر گنگا تو کے صدر وسنت کو لکھا کہ ایک اور مددگار کی ضرورت ہے اور فادر ویکن اُسکا مددگار ہو گیا۔ لیکن وہ راہ مسافت میں دن کی گرمی رات کی سردی۔ نیند کی بے آرامی شیروں اور جنگلی ہاتھیوں کے خوف نے ویکن کو مضمحل اور بے حال کر دیا جب وہ مدورا پہنچا تو میز کرسی کی جگہ فرش پر بیٹھے کے



پرکھا۔ نا جس نو دم نے رکھا لیکن ایسی باتوں سے سخت چکرایا اور ایک ہی سال میں مدراس سے چلا گیا۔ کیونکہ اس میں اتنے تامل اور سنسکرت کی تحصیل کی لیاقت نہ تھی اور نہ ہی وہ وُدی نوبل کے فرقوں کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال سکتا تھا۔ اس کے بعد آنظو نیو دیکبو اس کے پاس بھیجا گیا جو کہ چین میں علم الہیات کا پروفیسر تھا۔ وہ کہ مدراس میں جا کر بہت خوش ہوا اور ڈی نوبل بھی اس کے تامل زبان کے حاصل کرنے میں ترقی دیکھکر بڑا خوش ہُوا۔

(باقی آئی) برکت اللہ

ریویو

معجز نگار۔ در رشتہ ء مخزن فصاحت منبع بلاغت جناب پادری غلام مسیح صاحب مصنف و مؤلف فصیح نے رفاہ عام کے واسطے نجات کے کام کے واسطے ہماری **بائبل اور مسلم علماء** تحریر فرمائی۔ عاقبت کی راہ دکھلائی جسکو پڑھکر ہر ایک کو روشنہ ہو مسلم علماء کا سنہ نبہ ہے۔ کتاب نہ نہایت لا جواب ہے منصوص انتخاب ہے اس میں چار باب ۴۰ فصلیں تحریر ہیں جو معترض کے لئے تحفہ بیں پہلے باب میں مسیحی نقطۂ خیال سے دین و دنیا کے مقابل سے بائبل کی اصلیت و اعتبار کا بیان ہے جس کا جاننا سب جہان ہے دوسرے باب میں ہم بائبل کو کیوں مانتے ہیں اور نجات کے لئے کافی جانتے ہیں جبکہ کل سو دیگر کتب مذہبی پر کس بات میں فوقیت ہے اس کی کما حقہٗ مرقوم کیفیت ہے تیسرے باب میں بائبل اور قرآن شریف کی بابت تحریف و تنسیخ کے متعلق مسلم کے عقیدے ہیں جن کے دیکھنے کے ہزاروں دل و جان گرویدہ ہیں۔ علاوہ برین بائبل اور قرآن کا رشتہ دکھلایا ہے۔ نہ ہی تحریف و تنسیخ کو ثابت نمایا ہے اور حضرات شیعہ کی روایات مصنفوں کی تصنیفات سے قرآن شریف کا محرف ہونا ثابت کیا ہے وہ بیان نہایت دلفریب اور دلکش ہے۔ چوتھے باب میں اہل سنت و جماعت علما کی نظر میں قرآن و بائبل کا مرتبہ کیا ہے۔ وہ نہایت فصاحت و وجاہت کے ساتھ دکھلادیا ہے۔ اس باب کی ۱۲ فصلوں میں مسلم مصنفوں اور علما کے بیان کا اقتباس ہے جس سے مجمع دینی کی ترکیب برابر ہے۔ اس کتاب کا اک اک نقطہ گوہر آبدار ہے جس کا ہر ایک مسیحی عاشق زار ہے اور اک اک لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے سچ اگر پوچھئے تو بیراغ خضر ہے۔ پادری صاحب موصوف نے سخت محنت و جانفشانی سے اپنے لطف و مہربانی سے وہ اہم کام سہل کیا ہے گویا سمندر کو کوزے میں بند کرلیا ہے۔ حب محمد حمید الہ سے اس کا بغور مطالعہ کیا بجا ایک جی میں یہ سما یا کہ تقریظ لکھکر اس کی خریداری پر اپنے مسیحی بھائیوں کو آمادہ کروں گوہر مراد سے دامن بھروں۔ یہ وہ موتی ہے جس کا مدت سے منتظر تھا اس کا دلدادہ ہر غواص نامدار تھا۔ آج وہ مصور رحمت کتاب نہایت آب و تاب سے جلوہ افروز ہے۔ تیرا دلفروز ہے۔ جہاں تک تعریف کی جائے بجا ہے۔ اس سے مراد یہ مدعا ہے۔ تاکہ مضمون طول نہ ہو۔ پڑھنے والوں کو باعث ملال نہ ہو۔ خداوند دوجہاں مالک کون و مکاں پادری صاحب موصوف کو برکت عطا فرمائے مُنہ مانگی مراد دکھلائے۔ آمین۔ رضا بریلوی

قطعہ تاریخ
درصفت ہماری بائبل اور مسلم علماء

وہ کلام اے غلام مسیح آپ نے کیا
فرط تو جو اس پہ ہے تنے ہیں باغ مدح کے پھول

پایا ہے وہ مزاج شگفتہ جناب نے
دقت کلام معجز سے جیسے جھڑتے سخن کے پھول

ہے فخر قوم آپ کی ہستی نامدار
سچ پوچھئے تو آپ ہیں اپنے وطن کے پھول

بخشا خدا نے وہ یہ طرفہ جناب کو
لائے ہیں آپ توڑ کے جیسے گلشن کے پھول

لکھی وہ باثبوت کتاب آپ نے جناب
خوشبوی مدامی سے ہیں بسے سخن کے پھول

وہ وہ کھلائے ہیں گل مضموں جناب نے
شرمندہ جس سے آگئے ہیں باغ زمن کے پھول

ابواب اس کتاب کے ہیں تختہ ضیا
ہاں ہر روش کھلے ہیں مسیحی چمن کے پھول

ہے ہر ورق کتاب کا نقشوں سے نوربار
جیسے نظر فریب ہیں صحن گلشن کے پھول

بزم الہیات کی زینت کے واسطے
چن چن کے آپ لائے ہیں کس کس چمن کے پھول

مضمون بائبل کی صداقت میں ہیں جو ثبت
دراصل ہیں وہ خلد برین کے چمن کے پھول

تاریخ عیسوی میں مری فکر نے رضا
کیا کیا کھلائے آج ریاض سخن کے پھول

۱۹۲۶ء رضا بریلوی

دیگر

چھپی ایسی کتاب پُر معانی
عیاں ہو گئی شان حقیقت

مضامیں جس کے ہیں سب بے بہا ہیں
نہ ہو کیوں لیس کی قدر و قیمت

چھپانے سے کہیں چھپتا ہے سچ
عیاں ہو نقطہ نقطہ سے صداقت

شاغروں کا سب جتانا تکبیر
نہ پایا کام کچھ بھی مسلہ و حکمت

نہیں مطلق ہوئی تنسیخ بائبل
کچھ نہیں نزع لیس اہل لغت

مصنف نے دلیل پُر یقیں سے
شافی معترض کی بات و حجت

انہیں کے ہیں یہ سارے کارنامے
زمانے میں ہے اُن کی آج شہرت
زیادہ اسم سامی سے ہے واقف
مرے ممدوح ہیں وہ ذی وجاہت
کتاب لاہوری لکھی ہے ایسی —
ہوئی ہے آپ کی دنیا میں شہرت
مضامین دلپذیر ایسے لکھے ہیں
ہوئی شاداں جنہیں پڑھکر طبیعت
عیاں ہے آپ کا صبر و تحمل
ہے روشن آئینہ سا حسن سیرت
طبیعت آپ نے پائی ہے ایسی
کہ یکتا جس سے ہے مجمع فصاحت
کئے حل حسن و خوبی سے مسئلے
بیاں کیا ہو مضامیں کی وجاہت
پڑھے صدق و صفا کے جب مضامیں
ہوئی روشن ضمیر اہل فطنت
بتایا کذب جو تھا بائبل میں
بہر صورت عیاں کی ہے صداقت
عیاں کی بائبل کی شان ارفع
مٹائی آپ نے ساری قباحت
لکھے تثلیث پر ایسے دلائل
ہوئے پڑھکر جنہیں سب محو حیرت
کہاں تک میں کروں تعریف اسکی
کتاب بے بہا خود ہے شہادت
سر جاں چھوڑکر اس پر تصدق
ہوئے ہیں اب تمنا طرز و بلاغت
سنہ ۱۹۲۶ء ۔ ۲۰ ۔ سنہ ۱۹۲۵ء

تمنا بریلوی

شملہ ۱۴ ستمبر۔ اسمبلی اور صوبجاتی کونسلوں کے صدر اور نائب صدروں کی کانفرنس اسمبلی کے کمیٹی روم میں آجکل شروع ہوئی تھی۔ ایک طویل و اہم بحث کے بعد [illegible] پر بحث و تمحیص کرنے کے بعد آج اس کا اجلاس ختم ہو گیا

[illegible]

کن اصولوں پر چل کر ہند سوراج حاصل کر سکتا ہے

گذشتہ سے پیوستہ

پیدائشی عظمت نہیں بلکہ خدمتی عظمت ہونی چاہئے

جب سے ملک ہند میں ایک تحریک سوراج حاصل کرنے میں ہے کہ یہاں بعض لوگ ایسے ہیں جو کسی قسم کا کام کرنا اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ مثلاً برہمنوں، سیدوں، سادھوؤں، خانقاہوں کے گدی نشینوں اور [illegible] اور لوگوں کا یہ حال ہے۔ اگر ٹھیک ٹھیک حساب کیا جاوے تو ایسے لوگوں کی تعداد ملک میں کروڑوں ہوگی۔ یہ لوگ نہ صرف لوگوں کے پسینے کی کمائی کو اپنی کمائی سمجھتے ہیں بلکہ ستم ظریفی سے لوگوں کا مال چھین لیتے ہیں۔ بلکہ بیچارگی کی حالت میں ان سے خدمت کروانے کا اپنے آپ کو مستحق سمجھتے ہیں اور خدمت کرواتے ہیں خواہ خود ان کے اپنے چال چلن کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ اگر مسیحی مذہب کی تعلیم پر دھیان کیا جاوے تو ان میں یہ باتیں جائز نہیں بلکہ لکھا ہے کہ جو کوئی کام نہ کرے وہ کھانے کو بھی نہ پاوے۔ مسیحی مذہب میں ذات پات کا لحاظ ہے نہ اونچ نیچ کا۔ صرف نئی پیدائش ضرور ہے۔ لکھا ہے کہ جتنوں نے مسیح میں بپتسمہ پایا مسیح کو پہن لیا۔ نہ یہودی ہے نہ یونانی۔ نہ غلام نہ آزاد۔ نہ مرد نہ عورت۔ کیونکہ تم مسیح یسوع میں ایک ہو (دیکھو خط گلتیوں ۳: ۲۷-۲۸) مسیحی مذہب میں برہمنوں وغیرہ کی طرح کسی کو پیدائشی عظمت نہیں دی جاتی۔ بلکہ صرف وہی بڑے گنے جاتے ہیں جو کہ سب کی خدمت کرتے ہیں۔ دیکھو انجیل متی ۲۰: ۲۵-۲۸ جہاں یہ لکھا ہے کہ تم جانتے ہو کہ غیر قوموں کے سردار ان پر حکومت چلاتے اور امیر ان پر اختیار جتاتے ہیں۔ مگر تم میں ایسا نہ ہوگا بلکہ جو تم میں بڑا ہونا چاہے وہ تمہارا خادم بنے اور جو تم میں اول ہونا چاہے وہ تمہارا غلام بنے۔ چنانچہ ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان فدیہ میں بہتوں کے لئے دے۔

پھر متی ۲۳: ۱۱-۱۲ میں مسیح نے فرمایا ہے کہ جو تم میں بڑا ہے وہ تمہارا خادم ہوگا اور جو اپنے آپ کو بڑا بنائیگا وہ چھوٹا کیا جائیگا۔ اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائیگا وہ بڑا کیا جائیگا۔

سیدنا مسیح نے صرف اپنے شاگردوں ہی کو حکم دیا کہ سب کی خدمت کرو۔ بلکہ خود خدمت کر کے ان کو دکھا دیا۔ دیکھو انجیل یوحنا ۱۳: ۳-۵ جہاں یہ لکھا ہے کہ یسوع نے یہ جان کر کہ باپ نے سب چیزیں میرے ہاتھ میں کر دی ہیں اور میں خدا کے پاس سے آیا اور خدا ہی کے پاس جاتا ہوں۔ دسترخوان سے اٹھ کر کپڑے اتارے اور رومال لیکر اپنی کمر میں باندھا۔ اس کے بعد برتن میں پانی ڈال کر شاگردوں کے پاؤں دھونے اور جو رومال کمر میں بندھا تھا اس سے پونچھنے شروع کئے۔ جب وہ ان کے پاؤں دھو چکا اور اپنے کپڑے پہنکر پھر بیٹھ گیا تو ان سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارے ساتھ کیا کیا۔ تم مجھے استاد اور خداوند کہتے ہو اور خوب کہتے ہو کیونکہ میں ہوں۔ پس جب مجھ خداوند اور استاد نے تمہارے پاؤں دھوئے تو تم پر بھی فرض ہے کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھویا کرو۔ کیونکہ میں نے تم کو ایک نمونہ دکھایا ہے کہ جیسا میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے تم بھی کیا کرو۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا اور نہ بھیجا ہوا اپنے بھیجنے والے سے۔ اگر تم ان باتوں کو جانتے ہو تو مبارک ہو بشرطیکہ ان پر عمل بھی کرو۔

مسیحی مذہب میں خدمت کرنا فخر کی بات ہے۔ کسی خاص قسم کی پابندی کی نہیں۔ صرف خدمت کرنے کا حکم ہے۔ نہ صرف واقفوں اور دوستوں کی خدمت بلکہ ناواقفوں اور دشمنوں کی خدمت۔ یہی وجہ ہے کہ تمام دنیا میں تعلیم کا سلسلہ ان لوگوں کے درمیان جو جاہل اور اندھیرے میں رہتے ہیں مسیح کے شاگردوں ہی نے پھیلایا ہے۔ اور ہسپتال کا سلسلہ ہر ملک میں ہی جاری کر رکھا ہیں۔ [illegible]

خدمت کرنیکے خیال سے۔ اگر کوئی کہے کہ خدمت کے خیال سے نہیں بلکہ اپنا مذہب پھیلانے کے خیال سے کرتے ہیں۔ اگر اس خیال کو بھی درست مان لیا جاوے تو بھی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس مذہب کی سچائی کے ایسے معتقد۔ قائل ہیں کہ باوجود اپنا جان و مال خرچ کرکے بےعزتی اٹھانے کے پھر بھی اس خدمت سے باز نہیں آتے کیا بجز مذہب کے لوگ کہیں دنیا میں بھی جو غیر مذہب کے لوگوں کے لئے یہ کرتے ہیں ہرگز نہیں نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ یہی مذہب اس قابل ہے کہ اسکو قبول کرکے دنیا میں خدمت کا کام کرکے دشمنوں تک نافذ سچا کر دنیا کو بہتر بنایا جائے۔ اس بات کے ثبوت میں کہ خدمت ہی عظمت کا باعث ہے اور بہشت میں خدا کے دربار میں بیجا خیرالخدمت یہی ہے۔ ذکر کیا ہم نمبر ۱۵ کو کوئی دستور نہ کیا اور میں انجیل متی ۲۵: ۳۱-۴۶ تک پیش کرتا ہوں۔ جہاں پر مسیح نے فرمایا ہے کہ خدا کے دربار میں عزت وہی پائینگے جنہوں نے ہر قوم کے بھوکوں کو کھلایا پیاسوں کو پلایا۔ پردیسیوں کے لئے سرائے جاری کئے۔ ہسپتال کھولے۔ اُن کے لئے علاج بنائے۔ جہاں پر ننگوں کو۔ دشمنوں کے ننگے بچوں کو گھروں میں رکھکر تعلیم یافتہ کیا کپڑے پہنائے۔ دشمنوں کے بیماروں کیلئے ہسپتال کھولے جن میں سے بعضوں نے انہیں ہاتھوں کو کاٹ ڈالا جن ہاتھوں نے انہیں شفا دی تھی۔ مجھے بتلائیں کیا آپ کوئی ایسا دوسرا مذہب پیش کرسکتے ہیں جسکی تعلیم ایسی اعلیٰ ہو اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی ہو۔ جو ان کے ہم وطن نہیں کوئی تو کہتا ہے کہ کافروں کو مارو۔ کوئی کہتا ہے ملیچھوں اور ملیچھوں کو ملک بدر کرو مگر مسیح کہتا ہے اپنے دشمنوں سے محبت کرو۔ نپولین بوناپارٹ نے تمام یورپ کو اپنے زور سے فتح کرکے مغلوب کیا مگر جب اسکو زوال آیا تب اُس نے یسوع مسیح کی فتوحات کا اقرار کیا جو کہ دائمی تھیں اور محبت اور خدمت سے حاصل ہوئی تھیں۔ اُس نے کبھی بھی تلوار اٹھا کر کسی کی جان نہ لی۔ بلکہ تمام عمر خدمت کرکے انہیں کے ہاتھوں جان دی

بخشے بیماروں کو وہ چنگا کرتا تھا اور مردوں کو جلاتا تھا (باقی آئندہ)

راقم۔ جے ڈونیل۔

لانگ مینس تھرڈ ریڈنگ بک

ذیل میں ریڈر مندرجہ عنوان کے صفحہ نمبر ۸۵ مطبوعہ ۱۹۱۶ء ۲۲ویں سبق موسومہ۔ دی ویدر ان انگلینڈ کے خاتمہ پر ۶ مصرعوں کی ایک نظم درج ہے اس ریڈر کے مؤلف نے سوالات کے تحت پوچھا ہے کیا اس چھوٹی نظم میں شامل ہوا کی بابت قافیہ میں کوئی غلطی ہے؟

اس پر مصنف آر کی سٹر پی۔ ایم اگروال صفحہ ۳۰۔۳۱ مطبوعہ ۱۹۱۶ء یوں فرماتے ہیں کہ نظم کے مصرعہ چہارم کا لفظ بارن پانچویں مصرعہ کے لفظ وارم کا ہم قافیہ نہیں ہوسکتا۔

مگر حیرت ہے کہ دونوں صاحبوں میں سے کسی نے اس غلطی کی اصلاح نہ کی۔ میں ناچیز اگرچہ شاعری کا دعوےٰ نہیں کرسکتا۔ صرف اپنی ٹوٹی پھوٹی بولی میں تکبندی کرلیا کرتا ہوں پھر بھی اس فن کے ماہروں سے سُن لیا ہے کہ اردو شاعری کے مقابلہ میں بہ لحاظ ترتیب الفاظ انگریزی شاعری کیا زیادہ آزادی ہے۔ اب وہ دونوں مصرعے جن کا قافیہ مخالف ہے اور ان کی اصلاح ملاحظہ ہو

ہی ول سٹ ان دی بارن
ٹو کیپ ہمسیلف وارم

اگر بارن بمعنی کھلیان کی جگہ فارم یعنی کھیت کر دیا جائے تو قافیہ درست ہوجاتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی نکتہ چین مجھ پر یہ شک نہ وارد کرے کہ کہیں کھیت کی نہیں کھلیان کی۔ نہیں جناب کھیت اور کھلیان کی مناسبت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

گر قبول افتد مرا فخرے بس است

راقم۔ منت گھمنڈا چوہدری۔ اندکا پور۔

تحقیق آریا

مصنفہ

عالیجناب پادری مولوی سلطان محمد پال خان صاحب فاضل عربی مصنف کتب متعددہ

پر

ریویو

نمبر ششم

(مرقومہ ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ ایچ۔ بی۔ ایل۔ ایل ایشیا ایل بی۔ ایم قصور۔ کوٹ پیراں ضلع لاہور پنجاب)

جو رگوید میں ایک داستان سرما اور بل کی پائی جاتی ہے۔ بل ایک اسر تھا جس کے واسطہ ان پنیس نے اندر کے گروہ پیچتی کی گائیوں کو چرا کے ایک غار میں پوشیدہ کر رکھا تھا۔ ان چوری شدہ گائیوں کی تلاش کرنے کیلئے ایک آسمانی کتیا سرما نام رونق کی طرف سے بھیجی گئی۔ وہ سرما ایک بڑا دریا عبور کرکے بل اسر کے شہر میں گئی ان گائیوں کو بڑی محنت کے بعد تلاش کرلیا۔ اس پنیس کے ساتھ سرما کی بڑی تکرار ہوئی۔ آخرکار اندر خود جاکر ان گائیوں کو ہانک لایا۔ اس کا ذکر رگوید کے دسویں منڈل کے ۱۰۸ سوکت میں مشروحاً مندرج ہے۔

اب دیکھئے کہ آسوریہ کے تواریخی واقعات سے کیونکر یہ سب باتیں ایک شخص کا نام پایا جاتا ہے جسکو یونانی مصنفوں نے بیلس کہا ہے۔ دریائے فرات کے بلند ساحل پر بیل یا بیلس کا ایک حصن حصین تھا جسکو ایک اصل آسوری زبان میں بابل۔ بیرسپا اور بابلو کہتے تھے۔ بیل کا ایک بیٹا فینوس بھی تھا۔ اب اس بیان سے رگوید کے بل اسر کی داستان کی تہ تک سے روشنی حاصل ہوتی ہے۔ ویدک اسر بل آسوریہ کے بیل سے اور ویدک پنیس آسوریہ کے فینوس سے کامل مطابقت رکھتے ہیں اور رسا اور دجلہ کا تبادلہ ہوا ہے۔ بیل کا شہر بابل یا بابل دریائے فرات کے ساحل پر واقع تھا رگوید کے بل کے شہر میں

داخل ہونے کے لئے تراماؤ و سنگ کو ایک بڑا دریا عبور کرنا پڑا۔ پس ویدک بڑا دریا دراصل دریائے فرات ہی ہے۔ پھر تیل کا شہر ایک محکم قلعہ تھا۔ ویدک پَس کا قلعہ وہ جو مجھے یونانی ملا۔ اگر ہم کہتے ہیں بابل کے اسی نام کے قلعہ سے مطابقت رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں ماؤ و سنگ سرما کو ویدک رشیوں نے دیوتا ہونے کا خبرک درجہ عطا کیا ہے۔ بنا بر ایں منو ریا قدیم ایرانیوں کی مذہبی کتاب وید میں ایک شخص اکبر جاہ کو ایک معبود کا خطاب دیا جاتا ورنہ دیوتا میں فرو ڈالتا ہے۔ لیکن ژند اوستا اس ناؤک مرتبے پر جاری دستگیری کرتا ہے۔ اور اس حقیقت کا بھی پوری روشنی ڈال دیتا ہے۔ چنانچہ زندید اوکا تیرجو اس کو گرد عرت کتوں کی مدد سے گیا ہے۔ پس جس زمانہ میں آسمان ماؤ و سنگ سرما دیوتاؤں کی گائیں تلاش کرنے کے لئے بھیجی گئی تھی۔ اس زمانہ میں آریہ سنگ پرست ملک کے باشندے تھے۔

اب اس تراماؤ و تیل کی داستان سے واضح ہوتا ہے۔ کہ آریوں کے اجداد دریائے فرات کے ساحل پر بستے تھے۔ دیکھو اپنی ڈنس صفحہ ۹۵ سے ۹۹ تک۔

پھر رگوید ۲:۳:۱۰ میں مرقوم ہے۔ کہ اندر نے دیوتاؤں سے مقابلہ کرنے والے شستذاؤں کے سرداروں کو قتل کیا۔ اب تحقیق طلب امر یہ ہے کہ یہ شستذا کون تھے؟ پادری ویش جیدہ دت صاحب کا قول ہے کہ یہ آریہ قوم کی ایک دشمن قوم کا نام ہے۔ سائنا چارج اپنی تفسیر وید میں لکھتے ہیں کہ شستذا اسوروں کے دو پرست تھے۔ پس ویدک شستذا سے مراد شستذا کے پیرو یعنی اسور لوگ ہیں۔ اب قابل لحاظ امر یہ ہے۔ کہ یہ اسوروں کا پیشوا اور سردار شستذا کون تھا؟ محقق علما کی تحقیق ایسی ہے۔ کہ اسوریہ کے ایک معبود الٰہ کا نام بابلی زبان میں نندو ہے۔ نندو کے بارے میں اسوریوں کا خیال تھا کہ وہ انتہا درجہ کا قوی اور نہایت مشہور ہے۔ اور اس کی صورت نصف بیل اور نصف انسان

کی ہے۔ سنسکرت میں بھی شستذا کے معنی بیل ہی کے ہیں۔ پس قدیم آریا بزرگوں کی روائی شستذاؤں کے ساتھ جنگ اس امر کا پتہ بتا رہی ہے کہ ایک زمانہ تھا کہ اُن کے قدیم اجداد ملک اسوریہ میں آ بسے تھے۔

پھر کیانی خاندان کا ایک نامور ایران میں کیخسرو نام ہوا ہے۔ اوستا میں اس کا نام کو سرونگ کوی کیانی لکھا ہے۔ ویدوں میں بھی ایک بادشاہ کسرو کا نام مندرج ہے۔ اب لطف یہ ہے کہ ایرانی بادشاہ کیخسرو کے واقعات و حالات میں اور مہابھارت کے بُدھ شتر کے واقعات و حالات میں کامل مطابقت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ تاریخ دان اصحاب سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے۔

اسی طرح فتح لنکا کا قصہ ٹرائے کی فتح کے قصہ کی ہلاکت سے شبہ ایک نقل ہے۔

غرضیکہ یہ کل اور مفصل شباہتیں ایک دو نہیں بلکہ درجنوں ہیں۔ اور با نسبت ایک دوسرے کی ہو بہو نقل معلوم ہوتی ہیں۔ اُن کل مشابہتوں سے ہمارا گمان درجۂ یقین تک پہنچ جاتا ہے کہ ہند کے آریا اور ایرانی اصل میں زمانۂ قدیم کی آریہ قوم (اندو آرین) ہی سے ہیں۔ اسی سبب سے نہ صرف ویدک اور اوستا دونوں گویا ہم زبان ہیں۔ بلکہ کسی قدیم زمانہ میں پارسیوں کا اور ہندوؤں کا ایک ہی مذہب تھا اور دونوں کی روایات ایک ہی مجموعہ میں تھیں۔ جب یہ لوگ ایک دوسرے سے جدا ہوگئے۔ تو مجموعہ میں بھی جدائی ہوگئی۔ لیکن چونکہ ابتدا میں یہ ایک ہی قوم کا مذہب تھا۔ اس لئے وہ مشترک نام اور مذہبی تعلیمات، رسومات، خیالات اور روایات مثل وذہبی سب متفرق اقوام آریا میں یکساں موجود رہ گئیں اور موجود چلی آتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ شہروں اور دریاؤں کے نام بھی فارس اور ہند میں مشترک ہیں۔ جب ایک نو وارد گروہ نے اول پہلا اول فارس سے آکر ہند میں سکونت اختیار کی تو اس نے وہاں اسی طرح تبدیلی کے ساتھ

اصلی فارسی ناموں کو شہروں اور دریاؤں کی نسبت استعمال کیا ہے اور ان وسط ایشیائی واقعات کو ویدوں اور سوائن اور مہابھارت میں بہت مدت کے بعد جبکہ فن تحریر ایجاد ہو گیا تو بجز قلمبند کیا۔ مگر یہ واقعات ان کے موجودہ ملک ہندوستان میں واقع ہوئے تھے۔ قدیم زمانہ کے وسط ایشیا کے باشندے اسی طریق کے پابند تھے بلفظ واقفیت کے لئے دیکھو مفتی بے بدل پیروٹ صاحب کی کتاب ود باب روایات مشترکہ جملہ اقوام آریا وچین ومصر ومیکسیکو، سکینڈینیویا و وسط امریکہ صفحہ ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۱۲۔

افسوس ہے کہ ہندوستان کے قدیم آریاؤں کی بے جا بولچالی تھی کہ انہوں نے وسط ایشیا کے واقعات زمانہ ماضی کو ہندوستان کے واقعات ظاہر کر کے بڑے مبالغہ اور غلو اور فخر کے ساتھ اپنی کتابوں میں قلمبند کر دیا۔ حالانکہ وہ محض زبانی روایات بہت قدیم تھیں۔ جو کہ اُن کو اپنے آبا و اجداد سے نسلاً بعد نسل ملی تھیں۔

پس اب ہند سے باتمام دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان کے آریا ہند کے اصلی باشندے نہیں اور نہ اُن کے آبا و اجداد تبت سے یہاں وارد ہوئے تھے۔ بلکہ آریوں کا آبائی وطن وسط ایشیا ہی تھا۔ البتہ دیانند جی بانی آریہ سماج کا یہ دعوے بلا دلیل کہ "آریا لوگ ابتدائے عالم میں کچھ عرصہ کے بعد تبت سے سیدھے اس ملک (ہند) میں آئے تھے" باطل غلط اور باطل ہے۔ اور کسی معتبر تاریخی بنیاد پر قائم نہیں۔ بلکہ اُن کا من گھڑت ہے۔ افسوس صد افسوس کہ دیانند جی علم تاریخ اور علم مستند اور نیز علم آریا کیا رچی۔ اقتصادی اور کیمیا اور فلالوجی سے قطعی بے بہرہ تھے۔ اگر کچھ ان علوم سے واقفیت ہوتی تو ایسا بے سروپا اور لغو اور بے اصل دعوے ہرگز نہ کرتے۔

نوٹ۔ دریافت بر حصہ اول کے پہلا دل



پر ریویو بہت بہتر ہوتا ہے۔ انکے نمبر سے انشاء اللہ تعالےٰ اس کتاب کے دوسرے باب **قدامت وید کے ابطال** پر محققانہ ریویو کرینگے۔

تحقیق آریا

مصنفہ

جناب پادری سلطان محمد خانصاحب

اس کتاب میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ایرانی اور آریا لوگ اندر کا ایک ہی معبود ہے۔ اور مختلف وید میں ایک سرسری نظر کی گئی ہے۔ جیسے جیسا منبہ کی اس کتاب سے بہت فائدہ حاصل کرتا ہے بہتر ہوتے خاں صاحب جہاں سنگ باغ لاہور کے ہوش مند ذہنیت اٹھا سکے۔ وہ اس طرح کی قابل دید کتب کو شائع کرتے رہتے ہیں۔ قیمت صرف ۵ مر برکت اللہ

ہندو اخبارات پر ایک نظر

ہمدرد ریاست ہندو جاتی کی ازتی کا دفتر نسخہ کی ذیل میں لکھتا ہے۔ کہ

کئی لیڈر ہمیں ہندو لیڈروں اور کچھ عام ہنود آریہ سماجیوں کا بھی خیال ہے کہ ہندو اس وقت تک اغیار کا مقابلہ نہیں کر سکتے جب تک وہ ماس کھانا نہ شروع کریں۔ وہ کہا کرتے ہیں کہ ہندو جاتی محض اس لئے تباہ ہو رہی ہے کہ اس میں بیجا لزوم کی آہنسائی، بودہ فلاسفی نے گھر کر رکھا ہے۔ یہ خیالات اردو میں اخبار زبردست تقویت حاصل کرتے ہیں۔ چونکہ ان کے پرچارکوں میں سے اکثر کے ساتھ سٹیج کا بھی سر چھلا لگا ہوا ہے۔ اس لئے اکثر لوگ جکنی چپڑی باتوں میں آکر دھرم سے پتت ہو جاتے ہیں اور ماس کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ ۲ ستمبر ۱۹۲۶ء

نور افشاں۔ میں ہندو اور آریہ لیڈروں نے گوشت خوری سے دشمنی جو پیدا کی ہوئی ہے وہ بہت کچھ کم ہو چکا اور قوت دفاع ماشتمہ درست کر لیا ہے۔ وہ بھلا کسی کی چیخ و پکار کی کیا پرواہ کر سکتے ہیں۔ لیکن گوشت خوروں کو چاہئے کہ وہ اب ہندو اور غیر ہندو کے جھگڑوں میں خاموشی سے رہیں۔

وید اور انجیل پر ریجٹ

عنوان بالا کی ذیل میں معمار آریہ گزٹ نے جناب پادری سلطان محمد پال صاحب کے اس لکچر پر تنقید چینی شائع کی ہے جو آپ نے پچھلے ۹ کے روز موضع بدرلی میں دیا تھا۔ نقاد صاحب پنڈت چمنا رام بی۔ اے ایل۔ ایل بی صاحب ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

پادری صاحب چیلنج۔ میں آپ کی بتائی ہوئی اور مقررہ کردہ ہر سے کسوٹیوں سے بائبل اور وید کی پرکھ کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ آپ کے خیالات کا موازنہ کر کے بہتر ۹/۹ ۲۶۔

نور افشاں۔ معمار آریہ گزٹ کے فاضل نامہ نگار کو بھی خوب سوجھی کہ جنہوں کی سوچ و بچار کے بعد پادری صاحب کی لگائی ہوئی چوٹوں کا انتقام لینے ہمیں علم نہیں کہ بدرلی میں پادری صاحب نے مضمون ریجٹ پر کیا کچھ کہا تھا۔ گزٹ کے فاضل نامہ نگار کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آریہ دوستوں کی وہاں پر خوب ہجو ہوئی تھی۔ ورنہ آریہ گزٹ کے موصوف نامہ نگار کو ان کی تلافی کرنے کی زحمت نہ اٹھانا پڑتی۔ اس پر لطف کی بات ہے کہ آپ آریہ گزٹ کے کالموں میں بائبل اور وید کو پرکھنے نکلے ہیں بغیر ویدوں کے جنہیں آج حال ہند کی کروڑوں کی آبادی نہ جانتی تھی۔ نہ ان کی ہستی سے واقف۔ آگاہ رہے ہم پنڈت جی کو اور آریہ دوستوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ چاروں ویدوں کا اردو ترجمہ کر کے بائبل خوانوں کو دیں۔ یا وہ بائبل خوانوں کے وید کے ترجمہ پر مہر تصدیق کر کے بائبل کے مقابل رکھیں تو اردو خواں ہند کی آبادی خود بخود بائبل اور وید کو پرکھ لیگی۔ بھلا ہم تکلیف نہ اٹھانا پڑے گی کہ وہ تعزیرات ہند اور ضابطہ دیوانی و فوجداری کی کسوٹیوں پر بائبل اور وید کو کستے پھریں۔ بجلا وہ دیر کیا جائیں؟۔

خبریں

شری بہت اوریہ چیند کو دھیکار سی کر ایک ہفتہ کے لئے اپنے بتا سے جو کہ وہ سے بیمار ہیں ملنے کی اجازت دی گئی ہے۔

(ہندوستان ٹائمز)

بنگال کے مسلمانوں کے سرکردہ لیڈر جنہوں نے حال میں بنگال پراونشل کانگرس کمیٹی سے استعفا دیا تھا۔ سکریٹری بنگال پراونشل کانگرس کو ایک خط تحریر کیا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ میں کانگرس کے ٹکٹ پر کونسل میں جانا پسند نہیں کرتا۔ اس لئے امیدواری کی درخواست واپس لیتا ہوں۔

(ر ٹ)

الہ آباد ۱۳ ستمبر۔ کل رات کو رب کشن دیوی کے متعلق یہاں ایک معمولی سا فساد ہو گیا۔ جس میں کہا جاتا ہے کہ دو آدمی مارے گئے اور تقریباً ۱۰ آدمی زخمی ہوئے۔ فساد میں کوئی مزید نشو و نما نہیں ہوئی اس وقت شہر میں ہر طرح امن و امان ہے۔

(ر ٹ)

لاہور ۱۳ ستمبر آج احاطہ ضلع کچہری لاہور میں سخت سنسنی پھیلی ہوئی تھی۔ معلوم ہوا کہ ایک مسلمان نے مسٹر ڈگلس ڈپٹی کمشنر لاہور پر کلہاڑی سے حملہ کرنا چاہا۔ جبکہ وہ موٹر سے اتر رہے تھے کہا جاتا ہے کہ مسٹر ڈگلس کی چیخ نکل گئی۔ لیکن مسٹر کراس اسسٹنٹ کمشنر اور موٹر ڈرائیور نے حملہ آور مسلمان سے کلہاڑی چھین لی۔ اور چند سپاہی اسے پکڑ کر لے گئے

(ر ٹ)

لندن ۱۰ ستمبر۔ تار سے ہے انگلستان تک ہوائی جہاز پرواز کے لئے اکتوبر کی کوئی تاریخ مقرر کی جائیگی۔ حکومت نے اس غرض کے لئے پانچ ہزار پونڈ مقرر کئے ہیں۔

(ر ٹ)

پچاس سالہ جوبلی کے لئے ایک ڈراما

پچاس سالہ جوبلی کے لئے ایک ڈراما انگریزی سے اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ جسکی کاپیاں پادری جی۔ ایچ۔ سوداس صاحب پاسٹر لودھیانہ چرچ سے مل سکتی ہیں۔ ایک آنہ ۲ پائی کے ٹکٹ بھیجکر رسالہ مذکورہ منگا لیجئے۔

المشتہر

پادری ایف۔ جے۔ نیوٹن صاحب۔

لودھیانہ

تصحیح

نور افشاں مطبوعہ ۳ ستمبر ۱۹۲۶ء کے مضمون بعنوان "مناظرہ قصور" میں حسب ذیل غلطیاں رہ گئی ہیں۔ ناظرین انکو درست فرمائیں۔

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۵	۱۹	۲	سادر	صادر
۵	۲۱	۳	مانتے ہیں اسکے	مانتے ہیں کہ اسکے
۷	۱	۱	اصلاح	اصطلاح
۷	۱۰	۲	تقسیم	استعمال

ڈاکٹر مولوی رحمت اللہ قصور

ضرورت

ایک عمدہ پنجابی جاننے والی غیر شادی شدہ ہندوستانی کی جس کی عمر ۳۰ سال تک کی ہو اور ٹرینڈ بھی ہو سکول اور زنانہ کام کے لئے ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ کو چاہئے کہ مس ڈی۔ میتھیو صاحبہ سے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کرے۔

المشتہر

مس ڈی۔ میتھیو

نیوزیلینڈ پریسبٹیرین مشن کھرڑ

ضلع انبالہ

یورننگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یورننگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے عرصہ قریب دو برس کا ہوا کہ تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیرنگرانی کر دی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین اُسکی مدد کرتی ہیں۔

اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ نتیجہ فیس خوراک وغیرہ ابتدائی سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات بھی ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔ بموجب نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جزکشا ماسٹر سے ۱۰ تک سرو وقل مدت سے مدت تک۔

مزید حالات پرنسپل صاحب یا ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

تین بیماریوں کی حکمی دوائیں

(۱) دمہ خشک ہو یا تر یا پرانا مجرب اور خوشبو دوا ہے دو یا خوراک کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔

قیمت عہ

(۲) ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی اور مجرب دوا ہو۔ خواہ کیسی ہی کمزوری ہو۔ قیمت فی شیشی عہ

(۳) اس کے استعمال سے روز دو تین دفعہ پیشاب بند ہو جاتا ہے ... بفضل خدا رک جاتا ہے قیمت فی شیشی ... محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

المشتہر

ڈاکٹر اے۔ ایس۔ او۔ بیدا۔ ... ضلع بلند شہر

اشتہار کتب

یسوع مسیح کی تعلیم۔ اس کے اپنے الفاظ میں مرتبہ لارڈ نارتھ بروک صاحب سابق گورنر جنرل ہند صفحہ ۱۱۲ کپڑا ۱ر چمڑا ۱۲ر

یوحنا ۳ باب ۱۶ آیت۔ اس آیت کی تشریح میں ایک دلچسپ کہانی صفحہ ۲۰ فی درجن ۲ پائی

معاون الصحت۔ صحت کے اصول۔ بیماریوں کی وجوہات۔ بیمار کا کمرہ۔ بیمار کی خوراک۔ اکثر اتفاقی حادثے اور ان کا علاج۔ دوائیں اور علاج معالجے۔ بچوں کی پرورش۔ یہ کتاب خانہ داری کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ درجنوں تصاویر شامل ہیں عام فہم اردو زبان ہے صفحہ ۱۵۲ - ۱۲ر

خاص اوقات کی دعائیں۔ قاضی خیر اللہ صاحب کی مؤلفہ ہر موقع کے لئے دعاؤں کا مجموعہ جو بہت مقبول ہے صفحہ ۴۲ اردو ۱ر پائی رومن ۲ر

یوحنا کی انجیل پر سوالات صفحہ ۲۲ - ار

محبت کا دین۔ صفحہ ۱۲ - ۹ پائی۔

مکافات عمل۔ بت پرست اور ظالم حاکم نیرو کے قدیم مسیحیوں پر ظلم و ستم کی دردناک داستان از مولوی رحمت اللہ صاحب۔ جو بالاقساط شائع ہوتی رہی۔ اب کتاب کی صورت میں تیار ہے۔ ... ناول ہے۔ صفحہ ۱۴۶ - ۲ر

ذات و چار۔ ہندوؤں کی ذاتوں کی ابتدا اُنکی خصوصیتیں اور نقائص۔ صفحہ ۳۲ - ۲ر

زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ۔ یورپ کے محققوں کے اناجیل پر اعتراضات کا ذندان شکن جواب۔ صفحہ ۲۳۲ - ۱۲ر کپڑا ۱۰ر

قدیم مسیحی تصانیف کے چند منتخب ابواب | از پروفیسر گرافٹن صاحب | قدیم مسیحی تصنیفات کے وہ حصص جن سے ابتدائی کلیسیا کی بنیادی حالت ظاہر ہوتی ہے یہ بہت ہی پر از معلومات کتاب ہے قیمت ۲ر

سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور



سب سے اول بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ مسیح نے صلیب اپنی مرضی اور خوشی سے برداشت کی۔ کسی شخص یا کسی قوم یا کسی حالات کا مجبور ہو کر خداوند نے صلیب کو قبول نہیں کیا۔ مسیح نے بارہا اس بات کو ظاہر کیا ہے کہ میں اپنی جان آپ دیتا ہوں۔ میں اپنی جان اپنے عزیزوں کے لئے دیتا ہوں۔ صلیب کا سارا اثر جاتا رہتا ہے۔ اگر ہم اس بات کو مان لیں کہ مسیح نے مجبوراً صلیب کا دکھ سہا۔ نہیں بلکہ اپنی مرضی سے اپنی خوشی سے اس نے اپنی جان کو نثار کیا۔ اور ان معنوں میں صلیب ہمارے لئے ایک اعلیٰ قسم کی جان نثاری اور قربانی کے معنے رکھتی ہے۔ ایک ایسی قربانی جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی جب ہم گنہگار ہی تھے مسیح عین وقت پر ہماری خاطر موا۔ غرض صلیب ایک اعلیٰ جان نثاری اور قربانی کا نمونہ ہمارے سامنے رکھتی ہے۔

دوئم۔ مسیح کی صلیب محض ایک اعلیٰ نمونہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک قربانی تھا جس پر گنہگاروں کی خاطر قربانی کی گئی۔ اس قربانی میں بدلہ دیا جاتا ہے۔ اس لئے وہ ہمارا خداوند ہوا صلیب پر خداوند نے میری اور آپ کی جگہ لی۔ وہ ہماری خاطر موا۔ یہ میرا اور آپ کا حق تھا کہ گناہوں کی ابدی موت سے مریں۔ پس صلیب کا دکھ جو ایک الٰہی انسان نے سہا ہے ہمارے گناہوں کے لئے کفارہ ہے اور ایمان کے سبب سے وہ قبول کیا جاتا ہے۔

سوئم۔ صلیب میرے اور آپ کے لئے فتح کے معنی رکھتی ہے۔ اگرچہ ظاہراً یہ معلوم ہوتا تھا کہ قوم یہود اپنے حسد اور دشمنی میں روما کی دنیوی سلطنت کے ساتھ مل کر مسیح پر غالب آگئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ صلیب مسیح کے تمام دعووں کا خاتمہ ہے۔ مگر حقیقت یہ تھی کہ صلیب پر چڑھ کر مسیح نے شیطان اور دنیا اور ساری برائی انسانیت پر مکمل فتح کا نعرہ مارا تھا۔ اس نے حکومتوں اور اختیاروں کو اپنے اوپر سے اتار کر ان کا برملا تماشہ بنایا اور صلیب کے سبب سے ان پر فتحیابی کا نشان بنا دیا۔ صلیب کی راہ فتح کی راہ ہے۔ صلیب ہمارے لئے فتح اور غلبہ کے معانی رکھتی ہے۔

چہارم۔ صلیب مسیح کی اس محبت کو ظاہر کرتی ہے جس کی لمبائی اور چوڑائی اور اونچائی اور گہرائی کو کوئی جان نہیں سکتا ہے جو جاننے سے باہر ہے۔ کوئی اس قدر محبت نہیں ظاہر کرتا کہ دشمنوں کے لئے اپنی جان دے مگر خدا اپنی محبت کی خوبی یوں ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر موا۔ محبت اپنی وفاؤں سے تولی جاتی ہے اور ناپی جاتی ہے کہ محب اپنے محبوب کے لئے کیا کچھ سہتا ہے اور کیا کچھ اس کے لئے دیتا ہے۔ مسیح نے اپنے محبوب کے لئے صلیب کا دکھ سہا اور اپنی بیش قیمت جان دے دی۔ صلیب میں محبت ہے اور مسیح نے محبت کی صلیب اٹھائی اور ایمانداروں کے لئے صلیب محبت کو پیش کرتی ہے۔

پنجم۔ صلیب صلح اور میل ملاپ کا پیغام رکھتی ہے۔ اگرچہ ظاہراً یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ صلیب جس پر مسیح لٹکایا گیا تھا یہودیوں کی دشمنی اور حسد کا انتہائی نمونہ تھا۔ اس سے بڑھ کر اپنی دشمنی کا کس طرح اظہار کر سکتے تھے اور صلیب کے دکھ سے بڑھ کر کونسا دکھ دے سکتے تھے۔ اور صلیب جو کہ غلاموں کی سزا تھی اس سے بڑھ کر مسیح کو کس طرح ذلیل کر سکتے تھے۔ فی الحقیقت صلیب میں خدا کا عدل اور انصاف اور رحم دونوں مل رہے تھے۔ صلیب ہی تھی جس میں گنہگار انسان اور پاک خدا مل سکتے تھے۔ خدا نے مسیح میں ہو کر دنیا کے ساتھ اپنا میل کر لیا گویا خدا وہاں صلیب پر کھڑا تھا۔ انسان کی جگہ آپ کھڑا اپنی آغوش محبت کو یہاں تک پھیلا رہا تھا کہ ساری دنیا اس کی وسعت میں آ سکتی تھی۔ وہاں اس پہاڑی پر جو یروشلم سے باہر ہے۔ جہاں انہوں نے مسیح کو صلیب دیا مسیح درمیانی ہو کر خدا اور انسان کا میل کروا رہا تھا۔

ششم۔ صلیب میرے اور آپ کے لئے کامل خلاصی کے معنے رکھتی ہے۔ پوری نجات کا پیغام اس میں ہے۔ کیونکہ جب باوجود دشمن ہونے کے خدا سے اس کے بیٹے کی موت کے وسیلے سے ہمارا میل ہو گیا تو میل ہونے کے بعد تو ہم اس کی زندگی کے سبب سے ضرور ہی بچیں گے۔ صلیب کی راہ سے خداوند یسوع مسیح نے ہمارا کامل چھٹکارا خرید لیا اور اب کوئی جرم ہم پر نہیں ہے۔ کوئی سزا کا حکم نہیں کیونکہ ہمارا جرم اور سزا صلیب پر کھینچے گئے۔ اور مسیح کے ساتھ دفن ہوئے۔

اب چونکہ صلیب میرے اور آپ کے لئے یہ معنی رکھتی ہے تو کیوں نہ اس کو رکھیں۔ ایمان کے وسیلے سے ہماری ہوں۔ اور قدم بقدم ہم دنیا کی مخالف قوتوں سے گزر جائیں۔ جبکہ کامل فتح۔ پوری نجات۔ اور خلاصی ہماری ہے۔ بشرطیکہ ایمان کا ہاتھ بڑھا کر ہم یہ انعام لے لیں۔ کاش کہ صلیب کا پیغام ناظرین کے لئے خدا کی قدرت ثابت ہو۔ آمین۔

وزیر چند

التماس

میرے ایک دوست کو سادھو سندر سنگھ صاحب کی زندگی کے حالات کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ ایک کتاب بزبان انگریزی ہے جس میں ان کے والد صاحب کے ایک خط کی نقل بعینہٖ درج ہے۔ جس میں سادھو جی کو انہوں نے اپنی جائداد سے خارج کیا ہے۔ اس کتاب اور مصنف کا نام میں بھول گیا ہوں۔ اگر کوئی صاحب اس کا پتہ دے سکیں یا اگر کسی کے پاس ہو تو چند دنوں تک مجھے عاریتاً دے سکیں تو میں مشکور ہوں گا۔ اخراجات ڈاک و رجسٹری وغیرہ برداشت کروں گا۔

پادری وزیر چند۔ پاسرور ضلع [illegible]

نوٹس

لودھیانہ پریسبٹری کا جلسہ [illegible] اکتوبر ۱۹۴۰ء کے روز ایک بجے دوپہر [illegible] ہال میں زیر صدارت [illegible] ممبران پریسبٹری سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے آنے کی تاریخ اور وقت سے پادری [illegible] صاحب کو اطلاع دیں [illegible]

ماہ ستمبر ۱۹۲۶ء میں ہز ایکسیلنسی جناب گورنر بہادر پنجاب کا دورہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ماہ ستمبر میں ہز ایکسیلنسی جناب گورنر بہادر پنجاب کے دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

تاریخ	دن	مقام	وقت: قبل از دوپہر	وقت: بعد از دوپہر	کیفیت
۱۰ ستمبر	شکروار	شملہ سے روانگی	۱۰—۰	—	بذریعہ موٹر کار
		کالکا میں آمد	—	۱—۳	
		کالکا سے روانگی	—	۳—۰	بذریعہ سپیشل ٹرین
۱۱ ستمبر	سنیچروار	تاندلیانوالہ میں آمد	۴—۷		”
		تاندلیانوالہ سے روانگی	—	۴—۱۲	”
		کمالیہ میں آمد	—	۶—۲	
		کمالیہ سے روانگی	—	۸—۰	”
۱۲ ”	اتوار	شور کوٹ روڈ میں آمد	۷—۰	—	”
		شور کوٹ روڈ سے روانگی	—	۱۲—۳۰	
		خانیوال میں آمد	—	۲—۳۰	
		خانیوال سے روانگی	—	۸—۰	”
۱۳ ”	سوموار	غازی گھاٹ میں آمد	۶—۰		دریائے سندھ بذریعہ موٹر لانچ عبور کیا جائیگا اور ڈیرہ غازیخان تک بذریعہ موٹر کار۔
		ڈیرہ غازی خاں میں آمد	۷—۳	—	
		ڈیرہ غازیخاں سے روانگی۔	۸—۱۵		بذریعہ موٹرکار
		فورٹ منرو میں آمد		۱۲—۳۰	آمد پبلک ہوگی۔
۱۴ ”	منگلوار	فورٹ منرو میں قیام	—	—	
۱۵ ”	بدھوار	فورٹ منرو سے روانگی	—	۲—۰	دریائے سندھ بذریعہ موٹر لانچ
		غازی گھاٹ میں آمد	—	۷—۳۰	عبور کیا جاویگا۔
		غازی گھاٹ سے روانگی	—	۷—۳۰	بذریعہ سپیشل ٹرین
۱۶ ”	ویروار	کالکا میں آمد	—	۱—۵	
		کالکا سے روانگی	—	۳—۰	بذریعہ موٹر کار
		شملہ میں آمد		۵—۳۰	

ہز ایکسیلنسی کی آمد و روانگی پرائیویٹ ہوگی۔ لیکن فورٹ منرو میں جناب ممدوح کی آمد پبلک ہوگی۔

شعبہ اطلاعات پنجاب کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ستمبر کو سنٹرل گورو دوارہ بورڈ کا اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں ان جودہ مکانات کو بورڈ میں شامل کرنے کے مسئلہ پر غور کیا جائیگا۔ جو سکھ گورو دوارہ ایکٹ کی رو سے بلحاظ قوم کے لحاظ سے ضروری ہے۔

پادری ڈبلیو جے سی کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوی چند صاحب پرنٹر کے چھپا